مرزا جہلمی کا لفظِ چھوکرا

و دجّال گستاخی ؟

و

مرزا جہلمی سے ملاقات کا پس منظر

و

علامہ منیر عباس چشتی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

دل کی دنیا میں سب سے روشن چراغ محبتِ رسول ﷺ کا ہے۔ یہی چراغ انسان کے باطن کو منور کرتا ہے، دل کو قرار دیتا ہے، روح کو سکون عطا کرتا ہے۔ مگر محبت کے ساتھ ایک بھاری ذمہ داری بھی وابستہ ہے — اور وہ ہے سچائی کی حفاظت۔ محبت اگر صداقت سے جدا ہو جائے تو وہ خود فریب بن جاتی ہے۔ اور جو شخص نبی کریم ﷺ کے نام پر جھوٹ بولتا ہے، وہ دراصل ایمان کی جڑوں کو کاٹتا ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

(صحیح بخاری، حدیث: 1291)

یعنی: "جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

اور ایک اور روایت میں فرمایا:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ لَيْسَ كَمَنْ كَذَبَ عَلَى أَحَدٍ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»

(صحیح مسلم، حدیث: 4)

یعنی: "جو مجھ پر جھوٹ باندھے، وہ ایسا نہیں جیسے کسی عام انسان پر جھوٹ باندھنا۔ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

یہ الفاظ روح کو جھنجھوڑ دیتے ہیں ۔ جس نبی ﷺ کے لبوں سے کبھی کسی کے لیے سختی نہ نکلی ، انہوں نے خود جھوٹ گھڑنے والے کے لیے یہ سخت وعید سنائی تو اندازہ کیجیے ، اس گناہ کی سنگینی کیا ہوگی ۔ آج کے دور میں کچھ لوگ علم کے نام پر ، تحقیق کے نام پر ، یا خود ساختہ منطق کے پردے میں ایسی باتیں رسولِ اکرم ﷺ یا آپ کے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا نہ اصل کتابوں میں وجود ہے ، نہ روایتوں میں متن ۔ یہ وہی جرم ہے جس سے نبی ﷺ نے سختی سے منع فرمایا تھا ۔ اور انہی جھوٹ گھڑنے والوں میں انجینئر مرزا بھی شامل ہے ایک ایسا شخص جو علم کا لبادہ اوڑھ کر فریب بیچتا ہے ۔ اس نے بارہا رسولِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایسی باتیں کہی ہیں جن کی کوئی سند نہیں ، کوئی اصل نہیں ۔ وہ جھوٹ بولتا ہے ، اور پھر اسی جھوٹ کو "تحقیق" کا نام دے کر عوام کے دلوں میں شبہات کے بیج بوتا ہے ۔ ہماری اس رسالے میں انجینئر مرزا کے ساتھ ہونے والی ملاقات کا پس منظر بھی بیان کیا جائے گا ،

تاکہ امت یہ سمجھے کہ اس کے افکار کی بنیاد کس قدر کھوکھلی اور اس کا طرزِ بیان کتنا فریب زدہ ہے ۔ یہ شخص عقل کے نام پر دین کے مسلمات کو بگاڑنے میں لگا ہے ، اور ایمان کے نور کو منطق کے دھوئیں میں چھپانے کی کوشش کرتا ہے ۔ اے اہلِ ایمان ! تمہیں چاہیے کہ ایسے دھوکے باز لوگوں سے بچو ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زبانوں پر علم ہے ، مگر دلوں میں صداقت نہیں ۔ یہ وہ ہیں جن کے چہروں پر دلیل کا نقاب ہے ، مگر باطن میں ضد اور فریب کی آگ سلگتی ہے ۔ یاد رکھو ، نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنا صرف ایک علمی غلطی نہیں ، یہ کفر کے دہانے پر پہنچانے والا گناہ ہے ۔

جس نے رسول ﷺ کے کلام میں اپنی طرف سے لفظ بڑھایا، یا کسی روایت کا مفہوم بگاڑ کر پیش کیا، اس نے دراصل اپنے لیے وہی انجام پسند کیا جس کے بارے میں رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: "فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"
"وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

علم اگر صداقت سے خالی ہو جائے تو وہ زہر بن جاتا ہے۔

زبان اگر جھوٹ بولنے لگے تو وہ ایمان کے لیے وبال بن جاتی ہے۔ اور وہ شخص جو نبی ﷺ کے نام پر جھوٹ بولتا ہے، وہ اپنی شہرت کی چمک میں اپنی آخرت کا اندھیرا خرید لیتا ہے۔ اے وہ لوگو جو سننے والے ہو! ایسے مدعیانِ علم سے ہوشیار رہو، ان کے ہر جملے کو قرآن و سنت کے ترازو میں پرکھو۔ محبتِ رسول ﷺ کا حق یہی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے کلام کو ویسا ہی مانیں جیسا وہ ہے نہ ایک لفظ کم، نہ ایک زیادہ۔ نبی ﷺ کی محبت دعویٰ نہیں، امانت ہے۔ جو اس محبت میں سچا ہے، وہ نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھ سکتا۔ اور جو جھوٹ بولے، چاہے لاکھوں سامعین رکھتا ہو وہ جھوٹوں کے قافلے میں ہی شمار ہوگا۔

مرزا جہلمی کا لفظ "دجال" اور لفظ "چھوکرا" کیا یہ گستاخی ہے؟

مرزا جہلمی نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت سے (استغفر اللہ) الفاظ "دجال" اور "چھوکرا" ادا کیے۔ لفظ "دجال" انہوں نے عیسائیوں کی طرف نسبت دینے کی کوشش کی اور "چھوکرا" یہودیوں کی طرف نسبت دینے کا دعوی کیا، حالانکہ نہ عیسائیوں نے کہا، نہ یہودیوں نے کہا۔ یہ سراسر مرزا کی اپنی زبان سے ادا کی گئی گستاخی ہے۔

اگر کوئی بالفرض ایسا لفظ کہتا بھی، تو مومن کے لیے یہ فرض ہے کہ وہ اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں نہ دہرائے۔ بالفرض کہ تمہارے والدین کو کوئی ننگی گالیاں دے، تم حرف بہ حرف نہ دہراتے ہو— بس کہو گے کہ "گالی دی گئی" یا "برا بھلا کہا گیا"۔ اگر ماں باپ کے لیے یہ غیرت اور ادب تمہیں قبول نہیں، تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے یہ سب سے بڑی گستاخی ہے۔ جو لوگ مرزا کے الفاظ کا دفاع کر رہے ہیں، خاص طور پر صحافی جنید الرحمن صاحب، ارشاد بھٹی صاحب، غامدی صاحب ساحل عدیم صاحب ابن مولوی اسحاق صاحب اینڈ شیعہ مولوی سن لو: تمہارے رویے میں سختی کی ضرورت تھی، مگر تم نے نرم گوشہ دکھایا یا اسے قبول کرنے کا تاثر دیا۔ یہ سراسر گستاخی پر مبنی جملے ہیں۔ بحیثیت مسلمان تمہاری ذمہ داری ہے کہ ان جملوں کی ادائیگی کرنے والے کو واضح طور پر گستاخ قرار دو اور دفاع سے خود کو بچاؤ۔ تم لوگ اپنی ساکھ، شہرت، یا فرقہ وارانہ ترجیحات کے لیے انصاف کو پیچھے ہرگز نہ چھوڑو۔ اللہ کی بارگاہ اور قبر و حشر کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ تمہیں اجتناب کرنا چاہیے اور زبان و قلم میں احتیاط اختیار کرنی چاہیے، جب تک کہ تم پوری طرح سے سمجھ نہ لو کہ یہ گستاخی ہے۔ یہ نہ سوچو کہ انجینئر مرزا صرف سنت یا دین کی تبلیغ کر رہا تھا، اس نے لفظ اپنی زبان سے ادا کیے، وہ تو کہتا ہے میرے نبی سا تو ہے ہی کوئی نہیں۔ اور اگر تمہارے نرم گوشے کی وجہ سے اس کی گستاخی چھپ گئی۔ یہ دنیا کی نرمی تمہاری آخرت کے لیے خطرہ ہے۔ آج ہی اپنی عقل اور ضمیر کو جاگاؤ، اپنے الفاظ اور اعمال کی اصلاح کرو، اور ایسے لوگوں سے دور رہو جو شخصیت پرستی یا تعصب کی بنیاد پر گستاخی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تمہاری غیرت، ایمان، اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں اس سے بچائے گی۔ مرزا جہلمی کے فالورز اور مدافعین، جیسے ارشاد بھٹی صاحب، کہتے ہیں کہ "انجینئر مرزا گستاخ نہیں ہو سکتا، وہ تو کہتا ہے کہ میرے نبی سا تو ہے ہی کوئی نہیں، سنت کی بات کرتا ہے، احادیث کی احیاء رکھتا ہے، سنت کے کام کرتا ہے"۔ وہ اس بنیاد پر مرزا کی گستاخی کو مسترد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے: جن لوگوں کو مرزا اور اس کے سٹوڈنٹس نے گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیا ہوا ہے، وہ کیا رام رام کہتے تھے؟ کیا وہ سنت کی بات نہیں کرتے تھے؟ کیا انہوں نے داڑھی نہیں رکھی تھی، پگڑی نہیں باندھی تھی؟ کیا ان کے اعمال اور احیاء میں سنت اور حدیث کی بات نہیں تھی؟ یہ سب حقیقت کے باوجود، وہ لوگ گستاخ رسول قرار پائے۔ تو پھر اسی منطق کے تحت مرزا بھی گستاخ رسول ہے، کیونکہ اس نے الفاظ "دجال" اور "چھوکرا" رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سے ادا کیے، چاہے وہ سنت یا احادیث کی بات کرتا رہا ہو یا اپنی تبلیغ میں اپنے محب ہونے کا دعویٰ کرتا رہا ہو۔ یعنی، اعمال یا دعوے کسی کی گستاخی کو چھپا نہیں سکتے۔ مرزا نے خود اپنی زبان سے گستاخانہ الفاظ ادا کیے، اور یہ کسی بہانے سے درست نہیں ٹھہرتے۔ مرزا جہلمی کی موجودہ حالت اور اس کے سٹوڈنٹس کی صورتحال ایک واضح سبق پیش کرتی ہے۔ علمی بجھلاہٹ، اخلاقی انتشار اور ضمیر کی شرمندگی ان کے ہر عمل اور رویے میں ظاہر ہے۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کے بعد اب کوئی معقول جواب نہیں دے پاتے۔ جب ان کے سامنے استاد کے الفاظ "دجّال" اور "چھوکرا" کی گستاخی آتی ہے، تو ان کے پاس نہ کوئی علمی دلیل رہتی ہے، نہ کوئی اخلاقی جواز، نہ کوئی منطقی جواب۔

نتیجتاً، وہ یا تو گالیوں پر اتر آتے ہیں، یا الزامی سوالات پر پھر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں، یا بحث کو کسی دوسرے موضوع کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ حرکات، جیسے بڑے تیر یا بڑے دلائل، اثر ڈال رہی ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب صرف ان کی علمی کمزوری، اخلاقی شکست اور ضمیر کی بے حسی کو چھپانے کے حربے ہیں۔ ظاہری زعم، دعویٰ اور دھمکیاں کچھ بھی ثابت نہیں کرتیں۔ جو بڑے دلائل یا بڑے علم کی بات کرتے ہیں، اصل میں وہ اپنی ناکامی اور گستاخی کو چھپانے کے لیے لفظوں کی چالاکیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ حقیقت اور حقائق سے بھاگنے والے لوگ صرف رد عمل میں جذبات اور جارحیت پر اتر آتے ہیں، جبکہ سوال کا علمی منطقی، اخلاقی اور درست جواب دینا ان کے بس کی بات نہیں۔ یہ سب اس بات کی واضح نشانی ہے کہ اگر کوئی شخص خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت میں گستاخی کرے، اور اس کے شاگرد یا فالور اس کی حمایت میں آ جائیں، تو وہ حقیقت سے بھاگنے، موضوع کو بدلنے، گالیوں دینے اور شخصیت پرستی کے سہارے دفاع کرنے کے علاوہ کوئی راستہ باقی نہیں رکھتے۔ یہ علمی، اخلاقی اور ضمیری کمزوری کی انتہائی واضح مثال ہے، جو ہر عاشق رسول کے لیے سبق ہے کہ گستاخی کے دفاع یا چھپانے کی ہر کوشش انسان اور ضمیر دونوں کے لیے خطرناک ہے۔ لاہور کے ڈاکٹر صاحب کا واقعہ یاد رکھو: انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لفظ خطاء ادا کیا اور اس کی نسبت بعد میں پیر مہر علی شاہ صاحب کی کتاب تصفیہ ما بین سنی و شیعہ کی طرف کر دی گئی، جس میں وہ لفظ (اس جملے میں) اصل میں موجود نہیں تھا۔

(میں منیر عباس چشتی اگرچہ ڈاکٹر صاحب کے اس جملے سے متفق نہیں ہوں)

مگر سوال یہ ہے کہ جب تم نے (اور باقی حضرات نے) وہاں فوراً گستاخ زہراء رضی اللہ عنہا فتویٰ لگایا، تو مرزا کے معاملے میں کیوں نرم گوشہ دکھایا؟ یہ دوہرا معیار تمہیں بخشا نہیں جائے گا۔ کچھ اہل علم اور صحافی، اور کچھ ایسے حضرات بھی ہیں جن کے نام مجھے معلوم نہیں، ان میں ایک امام بری رحمت اللہ علیہ دربار کا قبر چاٹو بلکہ علم اور گھوڑا چاٹو پیر جو چوٹی اور ایڑی کا زور لگا کر مرزا کو درست ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اپنی قبر کو گندا کر رہے ہیں۔ آج تم اپنے نفس کے پیچھے چھپ کر شہرت اور تعصب کی بنیاد پر دفاع کر رہے ہو، مگر کل اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جواب دہ ہوگے۔ یہ معاملہ کسی مولوی، ادارے یا ذاتی مفاد کا نہیں، بلکہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کا ہے۔ تمہیں اپنے ضمیر سے پوچھنا ہے: کیا تمہارا ضمیر زندہ ہے؟ اگر زندہ ہے تو تم دیکھو گے کہ مرزا کی یہ حرکت سراسر غلط ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مرزا نے خود اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کیے، چاہے وہ تبلیغ کے بہانے یا سنت کی آڑ میں کہے ہوں، یہ کسی بھی طرح جائز نہیں ٹھہرتے۔ اور جو حضرات، جیسے کہ ہمارے فاضل دوست علامہ طلحہ علوی صاحب، جاوید غامدی، شاید اویس ربانی صاحب (میری نظر سے انکا ایک کلیپ گزرا، اور شاید ایسا نا ہو ان کا موقف) اور بالخصوص شیعہ مولوی (ایرانی ذاکر تو کہہ رہا ہے کہ یہ مسئلہ سنیوں کا ہے یعنی ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ تعلق نہیں) کچھ دیگر، مرزا کی وکالت کرتے ہوئے نظر آئے، ان کے لیے ادب اور حکمت کے ساتھ یہ پیغام ہے: مرزا سے دور رہو، نرم گوشہ چھوڑو، حق بات کہو، عدل اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بولو، اور مرزا کے الفاظ کو چھپانے یا مروڑنے کی کوشش مت کرو۔

ہماری ذمہ داری ہے کہ ہر لفظ میں قدسیت ، ادب اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برقرار رکھیں۔ شہرت ، میڈیا یا مولویوں کی باتیں ہمیں گمراہ نہ کریں۔ مرجانا حقیقت ہے ، لیکن ہمارا عمل اور زبان ہمارے لیے سب کچھ ہے۔ لہذا آج سے اپنی زبان میں احتیاط اور قدسیت لے آؤ ، مرزا جیسی اندھی حرکات کے دفاع سے دور رہو ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں صاف ، واضح اور مضبوط موقف اختیار کرو۔ یہ علماء یا مولویوں کا مسئلہ نہیں ، نہ ہی ان کی دکان یا پیٹ کا مسلہ ہے۔ یہ معاملہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور ناموس کا ہے۔ تمہیں اپنے ضمیر سے پوچھنا ہے : کیا تمہارا ضمیر زندہ ہے ؟ اگر زندہ ہے تو تم یقیناً دیکھو گے کہ مرزا غلط راستے پر ہے اور تم لوگ بھی اس غلط راستے کو درست سمجھ رہے ہو ، جبکہ یہ سراسر غفلت اور اندھی تقلید ہے۔ تم میں سے جو صحافی اور کالم نویس ہو ، سن لو : شہرت کے چمکتے سہارے اور نعرے تمہیں عوام کا رب نہیں بنائیں گے۔ تمہارا قلم اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے خلاف جھک گیا تو تم پر بھی تاریخ بار بار لعنت بھیجے گی۔ تمہارے الفاظ کا حساب ہوگا۔ اس لیے آج بھی ہوش میں آؤ اور زبان کو قابو میں رکھو۔ مرجانا ہے ، یہ حقیقت ہے ؛ پھر تمہارے پاس نہ کوئی شاگرد ہوگا ، نہ کوئی چینل ، نہ کوئی لائیو۔ بس تمہارا عمل اور تمہاری زبان۔ مرزا ، مولوی ، عالم ، صحافی — یہ سب آج ہیں ، کل نہیں ہوں گے۔ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تمہاری اعمال اور زبان کا حساب ہوگا۔ ہم تمہیں (مرزا فالور) یہ باور کرانے کے لیے کہ مرزا سے دور رہو ، شخصیت پرستی ترک کرو ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور ناموس کا تحفظ سب سے بڑی ذمہ داری سمجھو۔

شہرت، میڈیا یا مولویوں کے دفاع کے بہانے، اپنی ضمیر کی آواز کو دبا کر نہیں چلنا۔ یاد رکھو: تم جو گستاخ کہتے تھے، وہ بھی نماز پڑھتے، سنت کے دعویدار تھے، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے تم نے انہیں گستاخ قرار دیا کیونکہ وہ حد پار کر گئے۔ اب اسی منطق کو مرزا پر لاگو کرو۔ مرزا نے خود اپنی زبان سے لفظ ادا کیے، چاہے وہ تبلیغ کرتے تھے یا سنت پڑھاتے تھے یہ اس کی گستاخی کو چھپانے کے لیے کوئی جواز نہیں۔ قانون پر بھی امید رکھو، اداروں پر بھی، مگر اپنی ذاتی اصلاح پر زیادہ بھروسہ کرو۔ اگر ادارے C-295 کے تحت عملی اقدام نہ کریں تو یہ مطلب نہیں کہ انصاف ختم ہوگیا۔ اللہ کا حساب سخت ہے اور وہ اپنے دشمنانِ رسول کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔

مرزا جہلمی کے ساتھ ملاقات اور علمی صورتحال:

سوالات اور جوابات

سوال 1: مرزا جہلمی نے ملاقات کیوں کی؟

جواب: مرزا نے خود بڑی چاہت کے ساتھ ملاقات کی دعوت دی، تاکہ ہم سے علمی استفادہ حاصل کریں۔ ملاقات کا ذریعہ ان کے قریبی ساتھی ندیم ریاض صاحب رہے، اور انجینئر مرزا کا ذاتی نمبر، 0300 جو وہ چھوٹے موبائل میں استعمال کرتے ہیں، اس سے بھی میسجز آئے، جنہیں ہمارے قریبی دوستوں نے پڑھا اور سب بخوبی واقف ہیں، وہ اس بات کے عینی گواہ ہیں۔

سوال 2: کیا ملاقات میں مباحثہ یا مناظرہ ہوا؟

جواب : نہیں، مرزا نے واضح کیا کہ کوئی مباحثہ یا مناظرہ نہیں ہوگا، صرف ملاقات اور گپ شپ ہوگی، کوئی ریکارڈنگ نہیں ہوگی۔ تاہم، مرزا نے چپ کر کے اس ملاقات کی ریکارڈنگ کی اور اسے مباحثہ کا نام دے دیا، جبکہ اصل میں یہ صرف علمی رابطہ اور مباحثہ کی راہ بنانے کی ہماری کوشش تھی۔

سوال 3: ملاقات میں آپ نے کیا برداشت کیا؟

جواب : مرزا نے ملاقات میں بے تکی، کڑوی، لغو اور بازاری گفتگو کرنے کی پرزور کوشش کی اور کچھ باتیں کیں۔ ہم نے یہ سب برداشت کیا تاکہ آئندہ مل بیٹھ کر معاملے کو اچھی طرح علمی انداز میں نپٹائیں مگر معاملہ ابھی نرم رہے۔ اس مصلحت کے تحت ہم نے اس کی باتیں برداشت کیں اور بہت سے سوالات کے جواب دیے، جیساکہ یہاں ذکر کیا گیا اور آپ ویڈیو میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ صرف فرق یہ تھا کہ ہمارا لہجہ نرم تھا، لیکن جواب آئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے بھی کچھ ایسی باتیں کی جو مرزا کے لیے زہر تھیں، اس لیے مرزا نے انہیں ویڈیو سے حذف کر دیا اور اس کو سوشل میڈیا پر وائرل نہ کیا، نہ اس کی ٹیم نے کیا۔

سوال 4: آپ نے ملاقات میں اصلاح کی کوشش کیوں کی؟

جواب : ہمارا مقصد یہ تھا کہ سامنے بیٹھ کر ان کے چاہنے والوں، فالورز اور شاگردوں کی اصلاح کی کوشش کریں اور جو الزامات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ اور اہل سنت پر لگ رہے تھے، انہیں نجی طور پر طے کرنے کی کوشش کریں، تاکہ نجی اصلاح بھی ممکن ہو۔ اس میں یہ وعدہ تھا اور بالخصوص یہ پیغام علی احسن النقوی

کی طرف سس کہ مباحثہ یا ریکارڈنگ آپ نے نہیں کرنی، آج بھی آپ کال کر کے ان سے پوچھ لیں کے کیا یہ باتیں ہوئی تھی ؟

سوال 5: ملاقات میں اٹھائے گئے سوالات کے جوابات کیسے دیے گئے؟

جواب : ہم نے بہت سے سوالات کے جوابات دیے، اگرچہ اسی لہجے اور اس طریقے سے نہیں دیے. جس طرح ہم مناظرہ یا مباحثہ میں دیتے ہیں۔ اس دوران انجینئر نے دبے لفظوں میں یہ بات مانی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز پڑھی، جیساکہ سنن نسائی، حدیث نمبر 786 میں بھی درج ہے۔ یہ بات اس لیے اہم ہے کہ اس نے پہلے اپنی ویڈیو کلپ میں اس بات کا انکار کیا تھا، لیکن ہمارے سامنے اس نے اس کو تسلیم کرلیا۔

سوال 6: مرزا جن لوگوں کے اوپر شرک اور گستاخی کا الزام لگاتا ہے، کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا قائل ہے؟

جواب : جی ہاں، مرزا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا قائل بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے۔ جب ہم نے اس سے اس پر دلیل مانگی تو یہ ضروری تھا کہ وہ قرآن یا صحیح حدیث پیش کرے۔ لیکن اس نے سنن الکبری کی ایک ضعیف روایت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ پیش کی،. جس کے متن میں بھی گستاخ یا شرکیہ اعمال کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے، بلکہ صرف اذان کا جواب دینے کا ذکر ہے۔

روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعف کا ذکر بھی اسی مجلس میں ہوا۔ اس کے باوجود انجینئر مرزا بابا پرستی اور شیخ زبیر کی اندھی تقلید میں اس ضعیف روایت کو درست مانتا ہے، جبکہ ہمارے پاس گستاخ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر صحیح حدیث موجود ہے۔ مرزا کے پاس کوئی ایک بھی صحیح دلیل نہیں ہے۔

سوال 7: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کی نماز جنازہ کے بارے میں انجینئر کا دعویٰ کیا تھا اور اس کا رد کیسے کیا گیا؟

جواب : انجینئر مرزا نے ویڈیو کلپ میں کہا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کی نماز جنازہ یزید نے پڑھائی۔ ہم نے اس بات کی سختی سے تردید کی اور واضح کیا کہ یزید کا نماز جنازہ پڑھنا بالکل ثابت نہیں ہے اور اس کی کوئی مستند سند موجود نہیں۔ آج تک کسی نے اس روایت ابن کثیر کی سند کو صحیح ثابت نہیں کیا۔

سوال 8: پیر مہر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں مرزا نے کیا کہا؟

جواب : انجینئر مرزا نے کہا کہ پیر میر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ثنا اللہ امر سری اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہم نے فوراً کہا کہ یہ جھوٹ ہے، یہ ثابت نہیں ہے۔ انجینئر مرزا نے کہا کہ یہ ملفوظات مہریہ میں لکھا ہے، مگر چونکہ ملفوظات کی کتاب پیر مہر علی شاہ صاحب کی اپنی تحریر نہیں ہے، ہم نے پھر بھی کہا کہ یہ درست نہیں اور ثابت نہیں ہے کہ پیر میر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ثنا اللہ امر تسری کے پیچھے نماز پڑھی۔ ملفوظات مہریہ کے شروع سے لے کر آخر تک اس کے اندر کوئی ایسی بات نہیں، یہ انجینئر مرزا کا بہت بڑا دجل اور جھوٹ ہے، جو خود اس کو دجال ثابت کرتا ہے۔

سوال 9: مرزا کی اس بات میں کون سی علمی فتح ہے؟

جواب : اس میں کوئی علمی فتح نہیں ہے۔ سب کچھ چرب زبانی، لغو اور بے بنیاد دعوے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم نے لہجہ سخت نہیں کیا اور مباحثہ کا رنگ نہیں دیا کیونکہ ایک تو انھوں نے منع کیا تھا، دوسرا یہ کہ ہم چاہتے تھے کہ آئندہ وقت دے

کر باقاعدہ علمی مباحثہ ہو، موضوع کی تعین کے ساتھ، تاکہ دیکھنے والے واضح طور پر دیکھ سکیں کہ کون بولتا ہے اور کتنا بولتا ہے۔

سوال 10: آپ اس سب کو کیوں بیان کر رہے ہیں؟

جواب: تاکہ ان کے چاہنے والے، فالورز اور شاگرد سمجھیں کہ کسی بھی شخصیت، استاد، مولوی، پیر یا انسان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ترجیح دینا درست نہیں۔ نصیحت اور رہنمائی کو سننا چاہیے، مگر حقیقت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت سب سے بڑی ترجیح ہونی چاہیے۔

سوال 11: ملاقات اور علمی اختلاف کے باوجود آپ تیار کیوں رہے؟

جواب: ہم نے وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا اور علمی مخالفت کے باوجود سامنے بیٹھنے کے لیے تیار رہے۔ آج بھی ہم تیار ہیں کہ اگر یہ شخص ہمارے سامنے علمی مباحثے کے میدان میں بیٹھ جائے تو ہم اس کے 14 طبق روشن کریں اور علمی بحث کے ہر پہلو کو واضح کریں۔

آخر میں: تمہیں اپنی جان پر سنبھلنے کی ضرورت ہے۔ مر جانا ہے، قبر ہے، حساب ہے، اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات ہر لفظ سے پاک ہونی چاہیے جس میں بیہودگی یا کمتر مفہوم ہو۔ اگر تم واقعی عاشق رسول ہو تو آج سے اپنی زبان میں قدسیت لے آؤ، اپنی آنکھوں کو شرم سے بھر لو اور مرزا جیسی اندھی حرکات کا دفاع ترک کر دو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے، ہمارے دلوں کو زندہ کرے، اور ہمیں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں سچا، عاجز اور فرمانبردار بنائے۔ آمین۔

انجینیئر مرزا سے ملاقات — حقیقت کے آئینے میں

یہ کوئی مناظرہ نہیں تھا، نہ ہی کوئی باضابطہ علمی نشست۔ یہ تو محض ایک ملاقات تھی، ایک ہلکی پھلکی گفتگو، جس میں ہم نے ادب و شائستگی کے ساتھ چند عمومی باتوں کا تبادلہ کیا۔ لیکن افسوس کہ مرزا صاحب نے اسی سادہ ملاقات کو اپنی شہرت کا زینہ بنانے کی کوشش کی۔ انہوں نے اس مختصر مکالمے کو مناظرانہ رنگ دے کر ایسے پیش کیا گویا کوئی بڑی علمی معرکہ آرائی ہوئی ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ واقعی مناظرہ ہوتا، تو مرزا صاحب کی زبان نہیں، اُن کی ندامت بولتی۔ ہم نے اپنی گفتگو میں نہ کوئی سختی برتی، نہ کوئی ذاتی حملہ کیا۔ ہم نے احترامِ مجلس اور وقارِ کلام کا دامن تھامے رکھا۔ لیکن دوسری طرف سے جو لہجہ سامنے آیا، وہ نہ کسی مسلمان کے شایانِ شان تھا اور نہ کسی مہذب شخص کے۔ مرزا نے اپنی بات چیت میں جو سوقیانہ انداز، بدزبان الفاظ اور بد نیت تاثر اختیار کیا، وہ خود ان کی شخصیت کے اندر کی جھلک دکھاتا ہے۔ ان کی گفتگو سے زیادہ ان کا لہجہ بولا، اور اس لہجے نے ان کے باطن کا پردہ چاک کر دیا۔ ہم نے توانہیں خلوصِ نیت سے سنا، اور جہاں مناسب سمجھا، نرمی سے بات کی لیکن وہ سمجھتے رہے کہ چیخنے سے دلیل مضبوط ہو جاتی ہے، اور شور مچانے سے علم پیدا ہوتا ہے۔ افسوس! انہوں نے اس چھوٹی سی ملاقات کو بھی اکھاڑا بنا دیا — گویا مقصد علم نہیں، شہرت تھی۔ وہ جانتے ہیں کہ علمی میدان میں بات کرنے کے لیے مطالعہ اور تربیت چاہیے، اس لیے انہوں نے بدکلامی کو سہارا بنایا۔ انجینیئر مرزا نے اس ملاقات میں ایک مہمان کے ساتھ جس انداز کا رویہ اختیار کیا، وہ نہ صرف اخلاقی دیوالیہ پن کی نشانی ہے، بلکہ دینی غیرت اور انسانیت دونوں کے لیے باعثِ شرم ہے۔

ہم ان کے طرزِ عمل کو علمی غلطی نہیں کہتے، بلکہ اخلاقی گراوٹ کہتے ہیں۔ کاش وہ سمجھ پاتے کہ مسلمان ہونے کا مطلب صرف زبان سے کلمہ پڑھنا نہیں، بلکہ دل میں ادب، حلم اور حیا رکھنا بھی ہے۔ ہم نے اس ملاقات میں علم کی بات نہیں جیتی، بلکہ اخلاق کا امتحان دیا — اور ہمیں اطمینان ہے کہ ہم کامیاب رہے۔ مرزا صاحب شاید لمحہ بھر کے لیے خود کو نمایاں کر گئے، مگر ان کے الفاظ ان کے خلاف گواہ بن گئے۔ جو شخص بداخلاقی سے شہرت چاہے، وہ دراصل اپنی عزت کی خود قبریں کھودتا ہے۔ آج بھی ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ اگر علم کی بات کرنی ہے تو وقار کے ساتھ کریں۔ شور مچانا دلیل نہیں، اور بدتمیزی علم نہیں۔ جو بات عقل و ادب سے کہی جائے، وہ دلوں میں اترتی ہے؛ اور جو بات چیخ کر کہی جائے، وہ صرف شور بن کر رہ جاتی ہے۔

علماء اور خطباء کی بدگمانیوں

گذشتہ عرصے میں ہمارے بارے میں کئی علماء اور خطباء نے بدگمانیاں پیدا کیں، افواہیں پھیلائیں اور قسمیں کھا کر مختلف الزامات عوام کے ذہنوں میں بیٹھائے۔ بعض افراد، جن کے پاس علمی دلیل نہ تھی اور جو برسوں تک ہماری علمی محنت اور فکری موقف کو نظرانداز یا ذلیل سمجھتے رہے، انہوں نے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہم نے انجینئر مرزا کے ساتھ کسی علمی مباحثے میں گھٹنے ٹیک دیے، یا ہم اس کے ساتھ ہر بات پر اتفاق کرتے ہیں۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ہم نے ہمیشہ مرزا کی دعووں، جھوٹ اور بدنظمی کو گندگی ہی سمجھا اور پہلے سے زیادہ اس کی حرکتوں کی مذمت کی۔

اس ملاقات کا پس منظر یہ تھا کہ پاکستان کے کچھ نامور حضرات نے ہمیں کالز کیں، سوالات کیے اور بعض ہماری وضاحت سے مطمئن بھی ہوئے۔ تاہم، طلباء اور بعض کم تجربہ ذہن رکھنے والے افراد نے، جو حقائق سے واقف نہیں تھے، ہمارے بارے میں غلط تاثر بنا لیا کہ شاید ہم مرزا کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ملاقات محض ہلکا پھلکا علمی تبادلہ تھا، نہ کہ کسی موضوعی مناظرہ یا بحث کا آغاز۔ ہمارا لہجہ نرم، شائستہ اور مہذب تھا، اور ہم نے علمی وسعت قلبی کے دائرے میں رہتے ہوئے مرزا کے جھوٹ اور بدتمیزی کو برداشت کیا تاکہ معاملہ بعد میں مؤثر انداز میں علمی طور پر نمٹایا جا سکے۔ انجینئر مرزا نے اس ملاقات میں بدتمیزی، سوقیانہ لہجہ اور بدنظمی اختیار کی، ہمارے مہمان ہونے اور مسلمان ہونے کی حیا کی کوئی قدر نہ کی۔ وہ چاہتے تھے کہ ہم بھی ان کی طرح بدتمیزی کریں تاکہ وہ اپنی مشہوری حاصل کر سکیں۔ مگر ہم نے ادب، شائستگی اور علمی وسعت قلبی کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر بات کو سنبھالا، اور ان کے جھوٹ اور گندے دعووں کو منطقی اور علمی بنیاد پر بے نقاب کیا۔ کچھ علماء اور خطباء کا انداز یہ ہوتا ہے کہ مخالف کے سامنے محض بیٹھ جائیں اور نرم لہجے میں بات کر کے معاملہ طے سمجھ لیں۔ ہم نے اس کے برعکس ہمیشہ کوشش کی کہ علمی اور فکری کمزوری کو بے نقاب کیا جائے۔ جیسا کہ کہتے ہیں، "سانپ کو کُھڈ سے باہر نکال کر اس کی سعی کوٹنا"۔ ہم نے مخالف کو علمی اور منطقی طریقے سے سامنے پہلے لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر اس کے دعووں کی کمزوریوں کو واضح کیا اور دلیل و حوالہ کی بنیاد پر اسے تسلیم کرنے پر مجبور کیا۔ ان شاء اللہ اسی منہج کے تحت ہم نے اب تک تقریباً بارہ لائیو مناظرے کیے ہیں،

جن میں رافضی اور دیگر فکری دعووں کی "بوتھی" کوٹی ہے، اور مخالفین جو برسوں سے خود کو علمی پہاڑ سمجھتے تھے، خاموش ہونے پر مجبور ہوئے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ واضح رہے: ملاقات محض علمی رابطہ اور ہلکا پھلکا تبادلہ خیال تھا، نہ کہ مکمل مناظرہ یا بحث۔ اس کے باوجود مرزا اور اس کے فالورز نے اسے مباحثے کا رنگ دے دیا اور عوام کے ذہنوں میں یہ غلط تاثر بٹھانے کی کوشش کی کہ ہم اس کے ساتھ کسی فکری اتفاق میں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے ہر لفظ اور ہر بات میں مرزا کی جھوٹی دعووں، بد نظمی اور بد نیتی کو بے نقاب کیا۔ بدگمانیاں بہت وسیع پیمانے پر پھیلائی گئیں، اور ہمارے مخالفین نے اپنی رسوائی اور علمی کمزوری کو چھپانے کے لیے افواہیں عام کیں۔ ان ذلیل افراد کو سمجھنا چاہیے کہ جو علمی بنیاد اور منطق کے بغیر شور مچاتے ہیں، وہ ہمیشہ حقیقت کے سامنے خاموش ہو جاتے ہیں۔ حسن الیاری، مفتی فضل چشتی اور ان کی ٹیم اس کی واضح مثال ہیں: ہزار دفعہ بیان دینے کا ارادہ کرتے ہیں، مگر حقیقت کے سامنے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں کھڑے رہ سکتے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ بعض علماء کا اپنا انداز ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مخالف کے سامنے محض بیٹھا جائے اور مناظرنہ انداز میں گفتگو کی جائے۔ ہم نے اس کے برعکس ہمیشہ کوشش کی کہ مخالف کو علمی اور منطقی انداز میں سامنے لایا جائے، اس کے جھوٹ اور دعووں کو بے نقاب کیا جائے، اور اس کی فکری کمزوریوں کو اجاگر کیا جائے۔ علمی اختلاف کیا جائے مگر تعصب یا غلو نا کیا جائے اور ان کو بھی اختلاف کا حق دیا جائے۔ جن مسائل میں ہمیں اشتراک ہے ان میں اتفاق رائے کر لیا جائے۔ ہم نے اب تک تقریباً بارہ لائیو مناظرے کیے ہیں، جن میں مخالف کی فکری "بوتھی" کوٹی، اور وہ اپنی رسوائی کے سوا کچھ نہ کر سکے۔

ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو ہمارے انداز سے اختلاف رکھتے ہیں، یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اختلاف رائے اور فکری مباحثہ اسلامی تعلیمات کے دائرے میں جائز ہے۔ الحمدللہ، ہم مسلمان ہیں، ہم اہل سنت کے نوکر ہیں، اور ہم کسی طرح کی مطلب پرستی یا کسی شخصی مفاد کے لیے اپنی ضمیر کی قربانی نہیں دیتے۔ ہم علم، حقیقت اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصولوں پر قائم ہیں، اور کسی بھی جھوٹ، بدنیتی یا بدنظمی کے آگے سر جھکانے والے نہیں ہیں۔ آخر میں یہ سبق سب کے لیے ہے: علم، شائستگی، دلیل اور منطق کے بغیر کوئی بھی شور و غل، مناظرہ یا مباحثہ کا نام نہیں رکھ سکتا۔ ہمیں اپنے علم، اپنی وسعت قلبی اور اپنے موقف میں مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا چاہیے، اور ہر بدگمانی، جھوٹ اور بدنظمی کو بے نقاب کرنے میں دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

25 جولائی 2025